

## 21290- نئے ہجری سال کی مبارکباد دینے کا حکم

سوال

کیا نئے ہجری سال پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے برکت کی دعا دینا یا ہر سال تم خیریت سے رہو کرنا یا کوئی نظر وغیرہ ارسال کرنا جس میں اسے نئے سال کی خیر و برکت کی دعا لکھنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ نئے سال کی مبارکباد دینے کا حکم کیا ہے اور مبارکباد دینے والے کو کیا جواب دینا چاہیے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ : اگر کوئی شخص آپ کو مبارکباد دیتا ہے تو اسے جواب مبارکباد دیکن اسے نئے سال کی مبارکباد دینے میں خود پہل نہ کرو، مثلاً اگر کوئی شخص آپ کو یہ کہتا ہے کہ

ہم آپ کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہیں، تو آپ اسے جواب میں یہ کہیں : اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و جلالی دے اور اسے خیر و برکت کا سال بنائے، لیکن آپ لوگوں کو نئے سال کی مبارکباد دینے میں پہل نہ کریں، اس لیے کہ میرے علم میں نہیں کہ سلف رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی ایک سے یہ ثابت ہو کر وہ نئے سال پر کسی کو مبارکباد دیتے ہوں۔

بلکہ یہ بات بھی آپ کے علم میں ہونا ضروری ہے کہ سلف رحمہم اللہ تعالیٰ نے تو محروم کے مہینہ کو نئے سال کی ابتداء نہیں بنایا بلکہ یہ تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں شروع ہوا۔ انتہی۔

مصدر : یہ جواب موسوعہ اللقاء الشعري والباب المشتوح سوال نمبر (853) اصدار اول ناشر مكتب الدعوة الارشاد عنیزہ القصیم سے لیا گیا۔

اور شیخ عبدالکریم الحنفی نے ہجری سال کے شروع ہونے کی مبارکباد دینے کے بارہ میں کہا ہے :

کسی مسلمان کو توارروں مثلاً عید وغیرہ پر دعا کے الفاظ کو عبادت نہ بتاتے ہوئے مطلقاً دعا دینے میں کوئی حرج والی بات نہیں، اور خاص کر ایسا کرنے میں جب محبت و مودت اور خوشی و سرور مسلمان کے سے خوشی سے پیش آنا مقصود ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

میں مبارکباد دینے میں ابتداء نہیں کروں گا، لیکن اگر مجھے کوئی مبارکباد دے تو میں اسے جواب ضرور دوں گا، اس لیے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے، لیکن مبارکباد دینے کی ابتداء کرنا مست نہیں نہ جس کا حکم دیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے روکا جی گیا ہے۔

واللہ اعلم۔